سبق نمبر12: دوستی کا پھل

(خلاصہ)

خلاصہ جات: اُردو لازمی   سالِ اول
ترتیب و تالیف: کاشف بشیر کاشف (ایم۔فل اُردو)
0333-6912300

اشارات

1۔ کبوتر اور کبوتری کی بے فکر زندگی
2۔ انڈوں کی حفاظت کے لیے دوستی کی ضرورت
3۔ دوستی میں برادری کی شرط
4۔ کبوتری کا مشورہ
5۔ گدھ اور سانپ سے دوستی
6۔ شکاری کی آمد
7۔ اپنی مدد آپ کے تحت آگ بجھانے کی کوشش
8۔ گدھ اور سانپ سے مدد کے لیے رابطہ
9۔ شکاری کی شکست
10۔ دوستی کی علامت (کبوتر)

مصنف کا نام: شفیع عقیل

خلاصہ

کسی جنگل میں کبوتر اور کبوتری ایک بڑے درخت پر گھونسے میں امن چین کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ جب کبوتری نے گھونسلے میں انڈے دیے تو اسے فکر لاحق ہوئی کہ کوئی جانور انڈے نہ لے جائے۔ اسی فکر کے پیش نظر اُس نے کبوتر کو مشورہ دیا کہ ہمیں کوئی دوست ضرور بنا لینا چاہیئے جو مشکل وقت میں ہمارے کام آسکے۔ پہلے تو کبوتر نے اس مشورے پر حیرت کا اظہار کیا لیکن جب کبوتری نے اصرار کیا تو کبوتر مان گیا۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ قرب وجوار میں اُن کی برادری کا کوئی پرندہ نہ رہتا تھا۔ کافی غور و فکر کے بعد کبوتر بولا کہ نزدیک ہی ایک درخت پر گدھوں کا جوڑا رہتا ہے۔ اگر تم کہو تو میں ان کے پاس جاتا ہوں لیکن مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔ کبوتری بولی، اگرچہ وہ ہماری برادری کے نہیں ہیں لیکن دوستی میں یہ چیز نہیں دیکھی جاتی۔ کبوتر فوراً گدھوں کے جوڑے کے پاس جا پہنچا اور دوستی کی درخواست کی۔ گدھ نے کبوتر کی تجویز کو سراہا اور بولا۔ ہمسائے توماں جائے ہوتے ہیں۔ دوستی اچھی چیز ہے، آج سے ہم دوست ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ یہاں سے تھوڑے فاصلے پر ایک سانپ رہتا ہے۔ بہتر ہے اسے بھی دوستی کے رشتے میں شامل کر لیا جائے۔ کبوتر نے رضامندی کا اظہار کیا تو دونوں اُڑ کر سانپ کے پاس جا پہنچے۔ اُن کی بات سُن کر سانپ بولا، دوستی بہت مشکل ہوتی ہے۔ اگر تم لوگ اس رشتے کو نبھا سکتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ کبوتر اور گدھ نے سانپ کو یقین دلایا کہ دوستی نبھانے کے لیے وہ ہر امتحان میں ثابت قدم رہیں گے۔ اس طرح کبوتر، گدھ اور سانپ میں دوستی ہو گئی۔ کبوتر اور کبوتری اب مطمئن تھے۔ انڈوں سے بچے نکل آئے تھے۔ کبوتر اور کبوتری بچوں کی نگہداشت میں مصروف رہتے۔ ایک دن ایک شکاری جنگل میں آنکلا جب اسے کوئی اور شکار نہ ملا تو اس نے سوچا کہ خالی ہاتھ واپس جانے کی بجائے کسی پرندے کے گھونسلے سے بچے ہی نکال لیے جائیں۔ اس کی نظر گھونسلے پر پڑی تو اپنے تجربے سے اسے اندازہ ہو گیا کہ گھونسلے میں بچے موجود ہیں۔ اس نے گھونسلے سے بچے نکالنے کا ارادہ کیا۔ اندھیرا ہو رہا تھا اس لیے اس نے کچھ خشک لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ جلائی تاکہ اس کی روشنی میں درخت پر چڑھ کر آسانی سے کبوتر کا گھونسلا ڈھونڈ سکے۔ یہ دیکھ کر کبوتر اور کبوتری پریشان ہو گئے۔ کبوتر بولا میں ابھی دوستوں کو بلا لاتا ہوں تاکہ اس مصیبت سے نمٹا جا سکے۔ کبوتری نے کبوتر کو ٹوکا اور بولی پہلے ہمیں اپنی مدد آپ سے کام لینا چاہیے۔ ہو سکتا ہے اسی سے مصیبت ٹل جائے۔ اگر ہم شکاری کو نہ روک سکے تو پھر دوستوں کی مدد ناگزیر ہے۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ دونوں تیزی سے اُڑ کر قریبی دریا پر پہنچے اور پروں میں پانی بھر کر آگ پر

چھڑک دیا۔آگ بجھ گئی۔اب شکاری کو اندھیرے میں گھونسلا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔وہ درخت سے نیچے اتر آیا اور ایک بار پھر آگ جلائی۔ کبوتر اور کبوتری دوبارہ دریا پر گئے اور پانی لا کر آگ بجھادی۔ شکاری بار بار آگ بجھنے پر تلملا گیا۔اس بار اس نے موٹی لکڑیوں کی مدد سے آگ جلائی تا کہ آگ جلد نہ بجھ سکے۔ کبوتر اور کبوتری نے صورت حال قابو سے باہر دیکھی تو گِدھوں کے جوڑے سے رابطہ کیا۔دونوں فوراً امداد کے لیے آ پہنچے اور اپنے بڑے بڑے پروں کی مدد سے دریا سے پانی لا کر آگ بجھادی۔ آگ بجھنے پر شکاری مشتعل تھا مگر اندھیرا چھا چکا تھا اور وہ درخت پر بار بار چڑھنے کی وجہ سے تھک بھی چکا تھا۔اس لیے اس نے گھونسلے سے بچے نکالنے کا کام صبح تک ملتوی کر کے رات جنگل میں گزارنے کا فیصلہ کیا اور کپڑا بچھا کر درخت کے قریب لیٹ گیا۔ چاروں پرندوں نے شکاری کی نیت بھانپ لی۔ کبوتری نے مشورہ دیا کہ اب سانپ سے مدد مانگنی چاہیے۔ کبوتر اور گدھ سانپ کے پاس پہنچے اور تمام قصہ بیان کیا۔سانپ نے تسلی دی کہ تم لوگ بے فکر ہو کر جاؤ صبح میں سارا بندوبست کر لوں گا۔ گدھ اور کبوتر نے واپس آ کر کبوتری اور مادہ گدھ کر بتایا کہ سانپ نے مدد کا یقین دلایا ہے۔وہ ضرور دوستی نبھائے گا۔ صبح شکاری بیدار ہوا اور کبوتر کے بچے حاصل کرنے کے لئے درخت پر چڑھنے لگا تو یہ دیکھ کر حواس باختہ ہو گیا کہ درخت کے تنے کے ساتھ ایک خوف ناک سانپ لپٹا ہوا پھنکار رہا ہے۔شکاری کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔وہ اپنا سارا سامان چھوڑ کر ایسا بھاگا کہ آج تک کہیں اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ کبوتر آج بھی سکھ چین کی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔یہ سب ان کی پر خلوص دوستی کا نتیجہ ہے۔اس لیے آج بھی کبوتر کو امن اور دوستی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔